یہ مجموعہ مختار الدین احمد کے تاسف کی، ایک حد تک تلافی کرتا ہے۔ مجموعے میں خود مولوی صاحب کی خودنوشت قسم کی تین تحریریں بھی شامل ہیں۔ مولوی صاحب کے شاگردوں، اُن کے رفقاے کار اور اُن کی معاصر علمی اور ادبی شخصیات میں سے ڈاکٹر وحید مرزا، مولانا فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر شیخ محمد اقبال، پیر حسام الدین راشدی، عبدالمجید سالک، جسٹس ایس اے رحمٰن، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، موہن سنگھ دیوانہ، فیض احمد فیض، سعید نفیسی، داؤد رہبر اور غلام حسین ذوالفقار نے انھیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سیرتِ محمدؐ اور عصرِ حاضر، میر بابر مشتاق۔ ناشر: عثمان پبلی کیشنز، ۱۷-بی، فیض آباد، ماڈل کالونی، کراچی۔ فون: ۲۶۵۹۶۲۵-۰۳۰۵۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

۴۰ عنوانات کے تحت مقامِ مصطفیؐ اور سیرت النبیؐ کی اہمیت سے متعلق چند در چند موضوعات پر قرآن و سنت کی ہدایات کی روشنی میں مختلف تحریریں یک جا کی ہیں۔

کتابوں میں شامل قرآنی آیات اگر بغیر اعراب کے ہوں گی تو تلاوت میں غلطی کا خدشہ ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی آیات کا حوالہ دیتے وقت اعراب لگانے کا اہتمام کیا جائے۔ زیرنظر کتاب میں کسی بھی آیت پر اعراب نہیں لگائے گئے اور آیت کا حوالہ بھی نہیں دیا گیا۔ پروف خوانی کی متعدد اغلاط (ص ۲۰۸، ۲۰۹) قاری کے لیے خاصی پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس ناک صورتِ حال یہ ہے کہ قرآن کی آیات غلط لکھی گئی ہیں (ص ۲۷، ۱۵۵، ۲۵۱، ۲۵۹)۔ یہ سخت تکلیف دہ لاپروائی ہے۔ (ظفر حجازی)

قائد کے نام بچوں کے خطوط (۱۹۳۹ء-۱۹۴۸ء)، مرتب: ڈاکٹر ندیم شفیق ملک۔ ناشر: ایمل پبلی کیشنز، ۱۲-سیکنڈ فلور، مجاہد پلازا، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۰۴۔ قیمت: ۵۸۰ روپے۔

یہ کتاب 'معصومانہ وارداتِ قلبی' کے اظہار کا ایک خوب صورت نمونہ ہے، مثلاً: جماعت چہارم کا طالب علم لکھتا ہے: ''جناب قائداعظم صاحب زندہ باد، ایک ماہ کا جیب خرچ تین پیسے ارسالِ خدمت ہے۔ الیکشن فنڈ میں جمع کر کے مشکور فرمائیں۔ آپ کا تابع دار فضل الرحمٰن، طالب علم جماعت چہارم، مدرسہ شاخ نمبر۲، محلّہ مفتی ریواڑی، ۱۲۱۸۱۴۵''۔ ایک اور خط: ''قائداعظم کی

خدمت میں عرض ہے کہ میں نے اپنے جمع کیے ہوئے سب پیسے جو مجھے میرے ابی جی دیا کرتے ہیں، [آپ کو بھیج دیے ہیں] میں نے سنا ہے کہ آپ ہم کو آزادی لے کر دیں گے۔ میں بڑا ہو کر آپ کے پاس آؤں گا''۔ ضلع کانگڑا سے اورنگ زیب خان نے ۱۱؍اپریل ۱۹۴۶ء کو تقسیم سے متعلق قائداعظم کو کچھ تجاویز بھیجیں جن کے مطابق، اورنگ زیب کے خیال میں کشمیر اور ضلع فیروز پور کو پاکستان میں شامل کیا جاسکتا تھا۔ انھوں نے اپنے خط میں ضلع کانگڑا کے ساتھ 'پاکستان' لکھا ہے۔

سبھی خط اس طرح کے جذبات اور ولولوں سے بھرپور ہیں اور اس لیے بہت دل چسپ۔

اگر لیڈر دیانت دار اور مخلص ہو تو بڑے ہی نہیں، بچے بھی ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ ان خطوں میں حکمرانوں کے لیے بہت کچھ سبق موجود ہیں۔ آج کل کے حکمران بھی اپنے آپ کو بااعتماد بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اُنھیں سبق حاصل کرنے کی توفیق مل جائے۔ ص ۴۶ پر فارسی ضرب المثل غلط لکھی گئی ہے۔ صحیح صورت یہ ہے: 'صبر تلخ است ولیکن برِ شیریں دارد'۔

کتاب کے ہر طاق صفحے پر قائداعظم کے ساتھ بچوں کے گروپ فوٹو اور جفت صفحے پر بچیوں کے گروپ فوٹو دیے گئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ بچوں کا گروپ فوٹو اصلی ہے اور بچیوں کا نقلی۔ اگر یہ واقعی اصلی ہے تو تعجب ہے کیوں کہ اُس زمانے میں بچیاں اور لڑکیاں (باجماعت) سر سے دوپٹا نہیں اُتارتی تھیں۔

کتاب کی پیش کش بہت خوب صورت ہے اور متعدد خطوں کے عکس شامل ہیں اور ۱۰۳ صفحات کی مجلّد کتاب کی قیمت (۵۸۰ روپے) بھی 'معقول' سے زیادہ 'معقول' ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

From Jinnah's Pakistan to Naya Pakistan [جناح کے پاکستان سے نیا پاکستان تک]، ڈاکٹر اقبال ایس حسین۔ ناشر: ہومینیٹی انٹرنیشنل، لندن، لاہور۔ صفحات: ۳۴۴۔ قیمت: ۷۰۰ روپے۔

اس کتاب کے سات حصوں میں اہم موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ تبدیلی کا آغاز نظامِ تعلیم سے ہوتا ہے، اس کے بعد ہی تعمیروترقی کے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ مصنف قائداعظم کے الفاظ کا تذکرہ کرتے ہیں جو پاکستان کو 'عظیم انقلاب' قرار دیتے تھے۔ افسوس، موجودہ پاکستان کی صورت حال قابلِ رحم ہے۔ اسی طرح اُن اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے